

3 مہنگائی اور زری پالیسی

کورونا وائرس کی وبا کے نتیجے میں پیدا ہونے والی ممکنہ خرابیوں کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 225 بی پی ایس کٹوتی کی اور کاروباری اداروں اور صحت کی دیکھ بھال کی سہولتوں کو اعانت کی فراہمی کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے۔ سہ ماہی کے آخر میں مہنگائی میں بھی کمی ہوئی کیونکہ ملکی طلب میں قابل ذکر کمی، غذائی مہنگائی میں استحکام اور ملکی صارفین کو تیل کی انتہائی کم عالمی قیمتوں کی منتقلی کے باعث مہنگائی کے وسط مدتی امکانات میں مزید بہتری آگئی تھی جبکہ ملکی قرضہ منڈی میں افراطی پر مبنی بیرونی فروخت اور دو طرفہ اور کثیرفریقی قرضوں کی بالاقساط واپسی نے حکومت کی کمرشل بینکوں سے قرض گیری پر انحصار کو بڑھا دیا۔ وبا پر قابو پانے کے اقدامات سے فرموں کی مالی سیالیت کی پوزیشن متاثر ہوئی اور نجی شعبے نے بھی بینکوں سے قرض گیری بڑھا دی۔

3.1 زری پالیسی

دوسری سہ ماہی کے دوران رسدی عوامل کے سبب پیدا ہونے والے مہنگائی کے دباؤ میں جنوری 2020ء میں مزید شدت آگئی جبکہ پوری معیشت کے لیے اصل چیلنج مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے آخر میں ابھر کر سامنے آیا۔ کورونا وائرس کے ملکی اور عالمی پھیلاؤ کے اثرات نے بڑے پیمانے پر معیشت کو اس وقت متاثر کرنا شروع کیا جب وائرس پر قابو پانے کے اقدامات کے باعث خردہ فروشی اور پیداواری سرگرمیاں تقریباً رک گئی تھیں۔ اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی غیر یقینی صورت حال، ملازمت سے برطرفیوں اور یومیہ اجرت کمانے والوں کے لیے کام کے نہ ہونے کے برابر مواقع ملکی طلب میں قابل ذکر کمی پر منتج ہوئے۔ مالی منڈیاں بھی اس صورت حال سے محفوظ نہیں رہ سکیں کیونکہ عالمی سطح پر خطرے سے گریز کی بلند سطح نے بیرونی سرمائے کو ملکی قرضہ منڈی سے اخراج کی ترغیب دی اور مقامی اسٹاک ایکس چینجوں پر بھی فروخت کا دباؤ خاصا بڑھا دیا۔ ان حالات میں حکومتی قرض گیری کا بوجھ غیر متناسب طور پر ملکی بینکاری نظام کو اٹھانا پڑے گا، کیونکہ صحت کی دیکھ بھال کی بھاری ضروریات اور سماجی رقوم کی مستقلیوں نے مالیاتی بیلنس شیٹ پر اضافی بوجھ ڈالنا شروع کر دیا ہے۔

یہ ہمت آزما معاشی اور مالی حالات زری پالیسی کی ایک پیش بین اور جارحانہ حکمت عملی کے متقاضی تھے۔ خصوصاً وائرس کے باعث سکڑاؤ کی وجہ سے ملکی طلب کو کچھ تحریک دینا اہم تھا۔ مزید برآں، رسدی زنجیر میں قفل، بڑھتی ہوئی ناہندگیوں سے بچنے اور مالی نظام کو درپیش مشکلات کے نتیجے میں کاروباری اداروں پر نقد رقوم کے بہاؤ کے ممکنہ دباؤ کے پیش نظر محتاط انتظام درکار تھا۔ لہذا، اسٹیٹ بینک

نے تیسری سہ ماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 225 بیس پوائنٹس کمی کی۔ اپنے 17 مارچ کو پہلے سے طے شدہ اجلاس میں زری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ میں 75 بیس پوائنٹس کمی کی لیکن ملکی اور عالمی دونوں سطحوں پر تیزی سے بدلتے معاشی حالات کے باعث ایک ہفتے بعد اس کا اجلاس دوبارہ منعقد ہوا جس میں پالیسی ریٹ میں مزید 150 بی پی ایس کنٹوٹی کی گئی۔ اہمقرہ وقت سے ہٹ کر اجلاس اور فیصلے سے ظاہر تھا۔ اور اس کی تفصیلات پالیسی بیان میں بھی واضح طور دی گئی ہیں۔ کہ زری پالیسی کمیٹی کو رونا وائرس کی وجہ سے معاشی پیش رفتوں کے رد عمل میں جو بھی اقدامات ضروری سمجھے گی، کرنے کے لیے تیار ہے۔ مزید برآں، زری پالیسی کمیٹی نے آپریشنز کے لیے بہترین عالمی روایات کے مطابق شرح سود کو ریڈور کو پالیسی ریٹ سے ہم آہنگ کرنے کا فیصلہ بھی کیا۔

ان فیصلوں کو مہنگائی کے محاذ پر پیش رفتوں اور قیمتوں کے وسط مدتی سازگار امکانات سے مدد ملی۔ جنوری 2020ء میں معمولی کمی کے بعد اگلے مہینوں میں مجموعی مہنگائی میں کمی آنا شروع ہو گئی کیونکہ تلف پذیر ایشیا کی قیمتوں نے رسد کے سرکاری انتظامی اقدامات پر مثبت رد عمل ظاہر کیا۔ غذائی ایشیا کی قیمتوں میں کمی سے قبل اسٹیٹ بینک نے وسط مدت میں اوسط عمومی مہنگائی 5 تا 7 فیصد ہدف کی حد میں رہنے کی پیش گوئی کی تھی۔ رسد کے دھچکوں کی عبوری نوعیت اور محدود مہنگائی کی توقعات پر مبنی ان پیش گوئیوں نے مہنگائی کی مسلسل بلند شرح کے تخمینوں کے باوجود زری پالیسی کمیٹی کو اپنے جنوری کے فیصلے میں پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہ کرنے کی ترغیب دی۔

تاہم جب زری پالیسی کمیٹی کا اجلاس مارچ 2020ء کے آخر میں منعقد ہوا تو اس میں مہنگائی کی پیش گوئی میں معیاری بہتری کا تذکرہ کیا گیا۔ اگرچہ کمیٹی نے شرح مبادلہ پر عارضی دباؤ اور کورونا وائرس دھچکے کے رد عمل میں بڑھتے ہوئے مالیاتی دباؤ کا تذکرہ کیا تھا، تاہم کمیٹی نے زیادہ زور سست ہوتی معاشی سرگرمیوں کو اعانت کی فراہمی پر دیا۔ مزید برآں، ملکی طلب کی قابل ذکر سست رفتاری، غذائی ایشیا کی معتدل قیمتیں، اور تیل کی عالمی قیمتوں کی ریکارڈ کم سطح کے تناظر میں مہنگائی کی مجموعی صورت حال باعث تشویش نہیں تھی۔ یہ بات بھی اہم ہے کہ مہنگائی کا مخفی رجحان بظاہر معتدل تھا جس کی عکاسی قدرے مستحکم تیزی مہنگائی اور مہنگائی کی توقعات میں خاصی کمی سے ہوتی ہے۔ قیمتوں پر دباؤ میں کمی کے نتیجے میں اب درمیانی مدت کا 5 تا 7 فیصد ہدف پچھلی پیش گوئی سے کچھ وقت قبل حاصل ہونے کی توقع تھی۔

پالیسی ریٹ میں کمی کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے عارضی معاشی ری فنانسنگ سہولت کے ذریعے کاروباری اداروں کو اضافی اعانت بھی فراہم کی، جس کے تحت نئے منصوبوں میں پلانٹ اور مشینری سے متعلق بینکوں کی قرض گاری پر 7.0 فیصد کی معین شرح سے 10 برسوں کے لیے ری فنانسنگ دی گئی۔ اسٹیٹ بینک نے اصل زر کی ادائیگیوں میں ایک سال کی توسیع کا اعلان بھی کیا اور قرضوں کی ری شیڈولنگ کی

¹ اس کے بعد وسط اپریل میں 200 بی پی ایس اور مئی اور جون 2020ء میں بالترتیب مزید 100 اور 100 بی پی ایس کنٹوٹی کی گئی، جس سے مجموعی طور پر کنٹوٹی 625 بی پی ایس تک پہنچ گئی۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 20ء

مدت کو دگنا کر کے 90 روز سے بڑھا کر 180 دن کر دیا گیا جبکہ ان کمپنیوں کو رعایتی فنانسنگ کی پیشکش کی گئی جو اپنے ملازمین کو برطرف نہیں کریں گی۔ ان تمام اقدامات سے مقامی کاروباری اداروں کے ساتھ ساتھ انفرادی قرض گیروں پر نقد رقوم کی آمدورفت کے دباؤ میں کمی متوقع ہے۔ تیسری سہ ماہی میں ایسے دباؤ کا ابھرنا پہلے ہی نمایاں تھا، سہ ماہی کے دوران غیر فعال قرضوں کے واجب الادا اسٹاک

جدول 3.1: زری مجموعے (مہوری)

ارب روپے						
مارچ		تیسری سہ ماہی		جولائی تا مارچ		
م 20ء	م 19ء	م 20ء	م 19ء	م 20ء	م 19ء	
639.4	327.6	602.7	235.6	1,520.0	812.9	ایم ٹو (الف + ب)
-329.9	229.4	-80.9	67.4	797.1	-613.7	الف۔ خالص بیرونی اثاثے
969.3	98.2	683.6	168.2	722.9	1,426.6	ب۔ خالص ملکی اثاثے
776.2	-159.7	779.8	178.2	966.5	828.8	میزانی قرض گیری *
315.4	266.8	260.1	2,187.8	-480.4	3,444.9	بینک دولت پاکستان
460.7	-426.5	519.7	-2,009.6	1,446.9	-2,616.1	جدولی بینک
-40.2	-25.6	-108.6	-80.7	-137.2	-166.1	اجناسی کارروائیاں
73.2	-4.4	107.6	41.1	323.2	611.5	غنی شعبے کا قرضہ
12.3	194.3	5.8	165.1	3.5	310.2	سرکاری شعبے کی اثاثہ پر انرز
145.5	93.6	-106.3	-135.1	-440.3	-160.4	دیگر اجزا خالص

* یہ اعداد و شمار واجب الوصول بنیادوں پر ہیں۔ یہ نقد بنیادوں پر بینک کی فنانسنگ کی رقم سے مماثلت نہیں رکھتے، جسے جدول 4.1 میں دیا گیا ہے۔

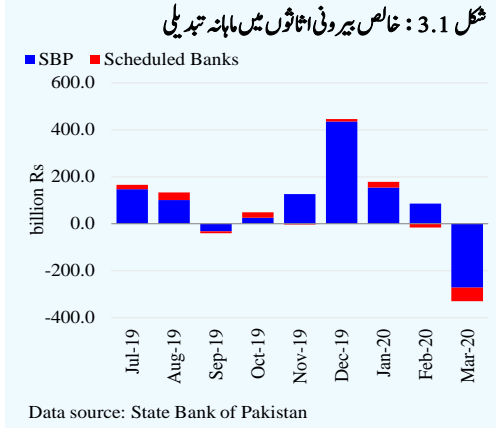
ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

میں 5.9 فیصد اضافے کے نتیجے میں آخر مارچ 2020ء تک مجموعی تفکیک کا تناسب بڑھ کر 9.1 فیصد پر آ گیا جو گذشتہ برس 8.2 فیصد تھا۔ نتیجتاً، اپنی مالی ضروریات پوری کرنے کے لیے فرموں کے بینکوں پر انحصار کی سطح بلند رہی، خصوصاً برآمد کنندگان نے پیداوار کے بعد برآمدی آرڈرز کی منسوخی اور ذخائر میں اضافے کی شکایت کی تھی۔

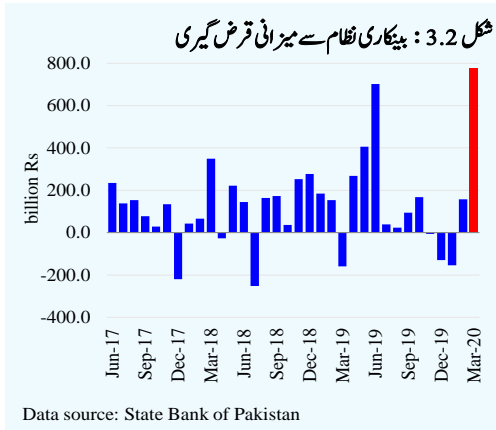
3.2 زری مجموعے

مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران زر کی رسد (ایم ٹو) میں توسیع گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں دگنی سے زائد رہی (جدول 3.1)۔ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران ایم ٹو میں مجموعی طور پر 1.5 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس یہ 812.9 ارب روپے تھا۔ گذشتہ دو سہ ماہیوں میں دیکھے گئے رجحان کے مقابلے میں تیسری سہ ماہی کے دوران توسیع کا سبب خالص ملکی اثاثوں

میں اضافہ تھا جبکہ خالص بیرونی اثاثوں میں کمی دیکھی گئی۔ خالص ملکی اثاثوں میں اہم اضافہ بینکاری نظام سے اعانتِ میزانیہ میں خاصی نمو کے باعث ہوا۔



دوسری جانب، مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں خالص بیرونی اثاثے 80.9 ارب روپے کم ہوئے جبکہ گذشتہ برس 67.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ تاہم ماہانہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں فروری تک اضافہ ہوتا رہا لیکن مارچ میں یہ رجحان تبدیل ہو گیا (شکل 3.1)۔



یہ استرداد بنیادی طور پر ملکی قرضہ منڈی سے بیرونی سرمائے کے بھاری اخراج کے بعد اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کا عکاس ہے۔ بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں کو اضافی دھچکا اس مہینے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی سے لگا، جس نے بیرونی واجبات کے موجودہ اسٹاک کی روپے میں مالیت کو بڑھا دیا۔

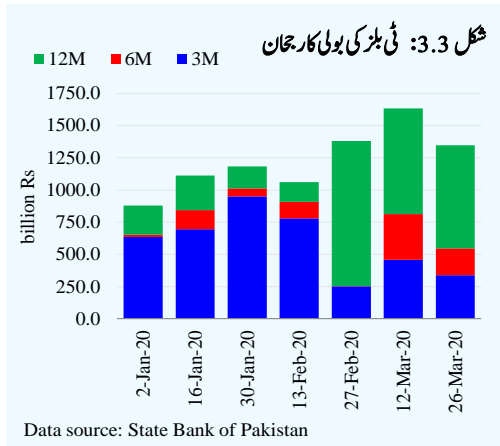
واجبات کے لحاظ سے معیشت میں نقد رقوم کی سرایت مضبوط رہی۔ سہ ماہی کے دوران کرنسی کی نمو ڈپازٹس میں ہونے والی نمو کے مقابلے میں تقریباً دگنی تھی۔ اس کے نتیجے میں کرنسی تاڈپازٹ تناسب دسمبر 2019ء کی پہلے سے بلند سطح 39.4 فیصد سے بڑھ کر مارچ 2020ء میں 41.7 فیصد پر آ گیا۔²

² یکم مارچ تا 24 اپریل 2020ء میں کرنسی تاڈپازٹ تناسب 42.8 فیصد کی اوسط تک پہنچ گیا، جو گذشتہ 20 برسوں میں آٹھ ہفتوں کی مدت میں ہونے والا بلند ترین اضافہ تھا۔

میزانی قرض گیری

مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 23 فیصد کم مالیاتی خسارے (نامیہ لحاظ سے) کے باوجود مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں بینکاری نظام سے اعانت میزانیہ کے لیے قرض گیری تیزی سے بڑھ کر 779.8 ارب روپے تک پہنچ گئی جو گذشتہ برس صرف 178.2 ارب روپے تھی۔ اس قرض گیری کا بیشتر حصہ مارچ میں مرکز تھا، جس دوران حکومت کو کورونا وائرس کے نتیجے میں محصولات میں تیزی سے کمی کے ساتھ ساتھ بھاری مالیاتی بوجھ کا سامنا تھا (شکل 3.2)۔ مؤخر الذکر کا اہم سبب ملکی قرضہ منڈی پر بھاری بیرونی فروخت (مارچ میں 1.8 ارب ڈالر کے مساوی) کے خاصے دباؤ کے ساتھ ساتھ شیڈول کے مطابق دو طرفہ اور کثیر فریقی رقوم کی واپسی تھی۔³

مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں میزانی ضروریات کے بڑے حصے کی مالکاری کمرشل بینکوں نے کی جبکہ اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کے حجم میں بھی 260.1 ارب روپے کا اضافہ ہو گیا۔ یہ بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک کے پاس حکومت کی تحفظ یافتہ نقد رقوم کو نکالنے اور جمع شدہ مارک اپ کے بڑھنے کی عکاسی کرتا ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ حکومت نے ایس بی پی ایکٹ کے ساتھ ساتھ آئی ایم ایف سے معاہدے کے مطابق مرکزی بینک سے نئے ایم آر ٹی بیز کے اجراء سے گریز کرنے کے وعدے کو پورا کیا۔



جہاں تک کمرشل بینکوں سے قرض گیری کا تعلق ہے، تیسری سہ ماہی کے دوران ان میں سے بیشتر ٹی بلز خصوصاً 12 ماہ کے تمسکات میں مرکز تھی۔ تاہم سہ ماہی کے آغاز میں بین الینٹک منڈی نے حکومتی تمسکات کی بولی دیتے وقت بڑھتی مہنگائی کے رجحان کو زیادہ اہمیت دی تھی۔ اس لیے پالیسی ریٹ میں کٹوتی کی کم توقعات اور معکوس خطیافت کا نتیجہ بولیوں کے سہ ماہی ٹی بلز میں ارتکاز کی صورت میں نکلا (شکل 3.3)۔ تاہم مارچ 2020ء کے زری پالیسی اجلاس

³ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں مجموعی سرکاری قرضے میں 1.4 ارب ڈالر کی بلا قسط واپسی میں سے 931 ملین ڈالر کی ادائیگی مارچ 2020ء میں ہوئی تھی۔

میں نرخوں میں کٹوتی کے لیے موافق احساسات اور فروری میں معتدل مہنگائی کی پیش گوئی، تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی اور کورونا وائرس کی وبا کے پھیلاؤ میں شدت اختیار کرنے کے سبب کمزور ہوتی طلب کے نتیجے میں بولی کارجمان 12 ماہ کے تمسکات پر منتقل ہو گیا۔⁴

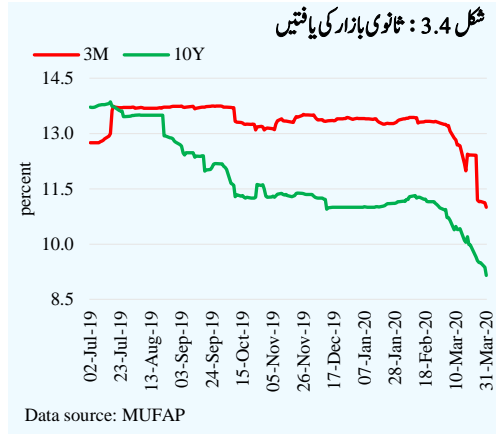
جدول 3.2: مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں ٹی مل نیلامی کا خلاصہ
ارب روپے

مدت	ہدف	عرصیت	پیش کردہ*	خام	تول شدہ	عرصیت کا خالص
سہ ماہی	1,000.0	2,100.9	4,104.1	1,866.7	-234.2	
ششماہی	750.0	290.0	927.6	337.2	47.2	
بارہ ماہی	1,000.0	0.0	3,566.9	954.3	954.3	
کل	2,750.0	2,390.9	8,598.5	3,158.3	767.4	

* صرف مسابقتی بولیاں
ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

مجموعی طور پر 2,750.0 ارب روپے کے ٹی بلز کے ہدف کے مقابلے میں 3,158.3 ارب روپے کے ٹی بلز جاری ہوئے (جدول 3.2)۔ سہ ماہی میں تین ماہی، ششماہی اور بارہ ماہی ٹی بلز پر بانڈز کی قلیل مدتی یافتوں میں بالترتیب 219 بی پی ایس، 199 بی پی ایس اور 226 بی پی ایس کی ہوئی۔ زیادہ اہم بات

یہ ہے کہ سہ ماہی کی ابتدائی پانچ نیلامیوں میں قطع شرح سود بڑی حد تک مسطح رہی تھی جبکہ آخری دو نیلامیوں میں شرحوں میں تیزی سے کمی آگئی تھی۔

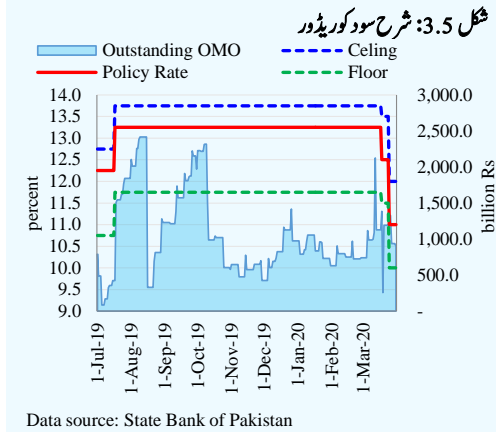


پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز) میں بھی رجحان دیکھا گیا۔ سہ ماہی کی آخری نیلامی میں ریٹ میں کٹوتی کی مضبوط توقعات کا نتیجہ پی آئی بیز کی طلب بڑھنے کی صورت میں نکلا، جس سے حکومت کو یافتوں میں کمی کرنے کا موقع مل گیا۔ یہ ایک دلچسپ امر ہے کہ اپنے عرصیت کے خاکے میں توسیع کی کوشش میں حکومت نے ایک 20 سالہ بانڈ کی بولی کو بھی قبول کیا ہے جبکہ اس سے قبل یہ تمسک آخری بار جنوری 2015ء میں جاری کیا گیا تھا۔ 24 مارچ کو اجلاس میں پالیسی

⁴ فروری اور مارچ کے آغاز میں تھائی لینڈ، چین، انڈونیشیا، آسٹریلیا اور امریکہ سمیت متعدد ممالک کے مرکزی بینکوں نے کورونا وائرس کے پھیلاؤ کے رد عمل میں اپنے پالیسی ریٹس میں کٹوتیوں کا اعلان کیا۔

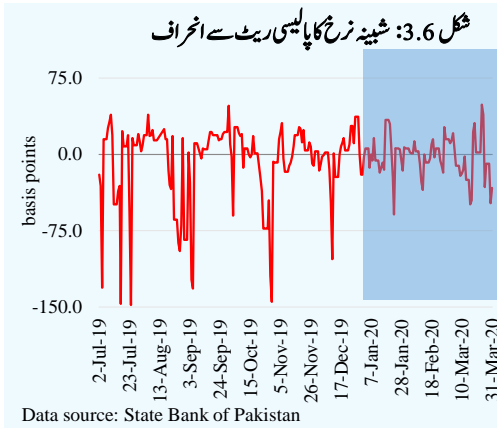
تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 20ء

ریٹ میں 150 بی پی ایس کٹوتی کے رد عمل میں خط یافت کے سطح ہونے کی ابتدائی علامات اس وقت نمودار ہوئیں جب بانڈز کی طویل مدتی یافتوں کے مقابلے میں قلیل مدتی یافتوں میں تیزی سے کمی آگئی تھی (شکل 3.4)۔



بین الینک سیالیت

مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں بنیادی مارکیٹ کی طرح ثانوی مارکیٹ میں بھی کچھ قابل ذکر پیش رفتیں دیکھی گئیں۔ سہ ماہی کے دوران جنوری 2018ء میں شروع ہونے والے سکڑاؤ پر مبنی زری پالیسی موقف کا خاتمہ ہو گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ زری پالیسی کمیٹی نے شرح سود کو ریڈور کو پالیسی ریٹ کے مطابق متوازن بنانے کی بہترین عالمی روایات سے ہم آہنگ کرنے کا اعلان کیا (شکل 3.5)۔



یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ رواں مالی سال کی ابتدائی دو سہ ماہیوں کے مقابلے میں مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بین الینک مارکیٹ زیادہ مستحکم رہی (شکل 3.6)، جبکہ ماہانہ ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ فروری کے مقابلے میں جنوری اور مارچ میں تغیر پذیری زیادہ تھی۔⁵ جنوری میں سیالیت کا زیادہ دباؤ ڈپازٹس میں موسمی کمی کے باعث پڑا، جس کی تلافی جزوی طور پر اسٹیٹ بینک کی زر مبادلہ کی خریداریوں اور حکومتی اور نجی شعبے کی جانب سے رقوم کی واپسی سے ہوئی تھی۔ نتیجتاً، بازار زر کے اوسط واجب الادا سودے دسمبر

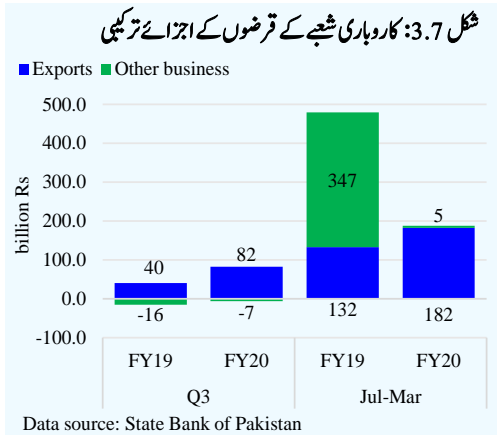
2019ء کے 845.8 ارب روپے کے معمولی اضافے سے بڑھ کر جنوری 2020ء میں 875.3 ارب روپے ہو گئے۔ فروری میں بین الینک منڈی مستحکم تھی کیونکہ ڈپازٹ کی نمو میں بحالی کی بدولت بازار زر کے اوسط واجب الادا سودے کم ہو کر 747.1 ارب روپے ہو گئے تھے۔

⁵ جنوری، فروری اور مارچ میں شینہ نرخوں کا ماہانہ اوسط معیاری انحراف بالترتیب 0.19 فیصد، 0.13 فیصد اور 0.21 فیصد تھا۔

مارچ 2020ء میں حکومت کو درپیش مالی دباؤ کی وجہ سے بین الینٹک منڈی میں تعمیر پذیری ایک بار پھر بڑھ گئی۔ اہم بات یہ ہے کہ مبینہ کے دوران ملکی قرضہ منڈی سے سرمائے کے اخراج نے بینکوں کی سیالیت پر دوہرا اثر ڈالا: ایک جانب رقوم کے اخراج نے روپے کی سیالیت میں مشکلات پیدا کیں کیونکہ کمرشل بینکوں نے حکومتی تمسکات میں اپنی سرمایہ کاریوں کو بڑھا دیا تھا؛ دوسری جانب اسٹیٹ بینک کی طرف سے شرح مبادلہ کو مستحکم رکھنے کے لیے زرمبادلہ کے ادخالات نے روپے کی سیالیت پر اضافی دباؤ ڈال دیا۔ شبینہ زرخوں کو پالیسی ریٹ کے قریب رکھنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اپنے بازار زر کے سودوں کے ادخالات کو بڑھا کر 1,057.7 ارب روپے کر دیا۔

3.3 نجی شعبے کو قرضہ

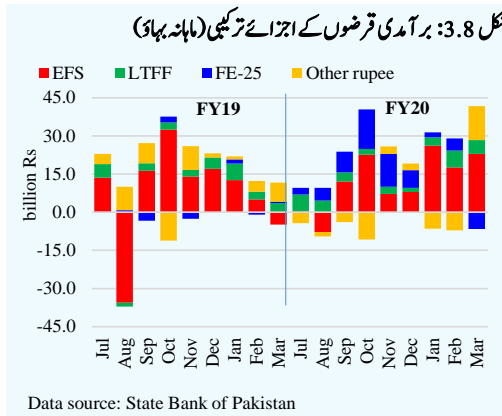
جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضوں میں 187.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں درج کیے جانے والے 554.7 ارب روپے کا ایک تہائی بنتا ہے۔ تاہم مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں بہاؤ گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں زیادہ تھا، کیونکہ کاروباری اداروں نے جاری سرمائے کی ضروریات کی مالکاری کے لیے جارحانہ انداز میں قلیل مدتی قرضے حاصل کیے۔ اہم بات یہ ہے کہ ان قرضوں کا ایک بڑا حصہ صنعتی سرگرمی (جیسے ٹیکسٹائل) میں استعمال ہوا جو سہ ماہی کے ابتدائی حصے میں معیشت کی بحالی سے ہم آہنگ تھا۔ لیکن بعد میں نقد رقوم کی مشکلات نے بھی کاروباری اداروں کی قرض گیری کی ضروریات پر اثر انداز ہونا شروع کر دیا تھا۔



خصوصاً برآمد کنندگان نے پیداوار کے بعد برآمدی آرڈرز منسوخ ہونے کی شکایت کی کیونکہ ترقی یافتہ معیشتوں نے وبا پر قابو پانے کے اقدامات پر عملدرآمد شروع کر دیا تھا۔ اس لیے سہ ماہی میں کاروباری اداروں کی تقریباً تمام قرض گیری برآمدی شعبے میں مرکوز تھی (شکل 3.7)۔ مجموعی طور پر کاروباری اداروں نے مارچ 2020ء میں 73.2 ارب روپے کے جاری سرمائے کے قرضے استعمال کیے جو پچھلے مہینے کے 55.5 ارب روپے اور مارچ 2019ء کے 16.5 ارب روپے کی خالص واپسی کی نسبت خاصے زیادہ تھے۔

برآمدکنندگان کو جاری سرمائے کے قرضوں میں مزید اضافہ

مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں جاری سرمائے کے قرضوں میں 79.8 ارب روپے کا خالص اضافہ درج کیا گیا جو مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں محض 1.8 ارب روپے نمو کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ جاری سرمائے کی قرض گیری کی ایک قابل ذکر پیش رفت سہ ماہی کے دوران برآمدکنندگان کی روپے پر مبنی قرض گیری پر منتقلی تھی (شکل 3.8)۔



جیسا کہ مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں تذکرہ کیا گیا ہے، برآمدکنندگان پچھلی سہ ماہی کے دوران بیرونی کرنسی میں قرضوں کی طرف زیادہ راغب تھے، خصوصاً وہ برآمدکنندگان جو اسٹیٹ بینک کی ری فنانسنگ اسکیم کے اہل نہیں تھے۔ کچھ رسدی مشکلات نے بھی اہم کردار ادا کیا خاص طور پر ان بینکوں کے معاملے میں جو ای ایف ایس کی مقررہ حد کا بڑا حصہ استعمال کر چکے تھے۔ تاہم اسٹیٹ بینک نے جنوری 2020ء سے ای ایف ایس کی مجموعی حد 100 ارب روپے تک کر دی۔ اس لیے سہ ماہی کے دوران ای

ایف ایس کے تحت حاصل کی گئی مجموعی قرض گیری میں خاصا اضافہ ہو گیا۔ دوسری جانب جنوری اور فروری 2020ء میں بیرونی کرنسی میں قرض لینے کی سست رفتار ہو گئی اور اس میں مارچ کے مہینے میں خالص واپس درج کی گئی۔ مؤخر الذکر بازار مبادلہ میں دباؤ کے اثر کی عکاسی کرتا ہے۔

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں نیکسٹائل شعبے کی جانب سے قرض گیری کی سطح گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بلند رہی اور مینوفیکچررز کے قرضوں کے اضافے میں اس کا حصہ تقریباً 75 فیصد رہا (جدول 3.3)۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران اس شعبے کی قرض گیری کا بیشتر حصہ پیداواری سرگرمیوں کے لیے حاصل کیا گیا تھا کیونکہ ملبوساتی برآمدات کی مقدار ریکارڈ بلند سطح پر پہنچ گئی جبکہ کپاس کی قیمتوں میں مہنگائی کمزور رہی۔⁶ اس شعبے کو ای ایف ایس پر 3.0 فیصد کی پرکشش شرح سے فائدہ پہنچا کیونکہ سہ ماہی میں جاری سرمائے کے قرضوں میں نصف سے زائد اضافہ ای ایف ایس کے قرضوں پر مشتمل تھا۔

⁶ ملکی منڈیوں میں کپاس میں معتدل مہنگائی رہی لیکن بین الاقوامی مارکیٹ میں اس کی قیمت سال بسال بنیادوں پر کم ہوئی، جو خام مال کی قیمت کی نسبت سرگرمی کی بالادستی کو ظاہر کرتی ہے۔ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں کپاس کی ملکی قیمتیں صرف 3.4 فیصد بڑھ سکیں جبکہ اس کی بین الاقوامی قیمتیں سال بسال بنیادوں پر 9.9 فیصد کم تھیں۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 3.3: نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضے: جولائی تا مارچ *

بہاؤ ارب روپے میں

مستحق سرمایہ کاری		جاری سرمایہ **		مجموعی قرضے		
م س 20ء	م س 19ء	م س 20ء	م س 19ء	م س 20ء	م س 19ء	
-5.2	83.1	192.5	471.5	187.3	554.7	نجی شعبے کے کاروباری ادارے
19.1	51.6	218.6	400.4	237.7	452.0	مینوفیکچرنگ
26.2	19.0	165.3	154.9	191.5	173.9	ٹیکسٹائل
4.0	0.1	22.8	5.6	26.8	5.7	تیار ملیبوسات
-3.4	14.1	52.8	20.8	49.4	34.9	چھینی
0.2	0.1	18.9	41.3	19.1	41.4	چاول کی پروسیسنگ
2.3	2.8	17	19.8	19.3	22.6	موٹر گاڑیاں
-5.9	20.8	26.5	12.6	20.6	33.4	سینٹ، چونے کا پتھر اور پلاسٹر
3.3	-1.2	-2.7	11.8	0.5	10.6	بنیادی لوہا اور فولاد
-3.1	0.1	-7.7	1.0	-10.7	1.1	کانخرا اور کانخرا کی مصنوعات
-1.4	-5.7	-9.2	39.3	-10.6	33.6	صاف تیل
1.2	-3.2	-16.7	22.6	-15.5	19.4	نہائی اور حیوانی تیل / چربی
-4.9	-6.4	-13.4	9.9	-18.3	3.5	کھاد
4.4	49.4	43.6	10.4	48.0	59.7	بجلی کی پیداوار، ترسیل اور تقسیم
-6.9	-2.7	19.1	6.3	12.2	3.5	مال برداری اور ذخیرہ کاری
14.4	-13.8	-6.2	5.6	8.2	-8.1	ٹیلی مواصلات
-0.8	9.6	3.5	12.5	2.7	22.1	ریئل اسٹیٹ سرگرمیاں
1.6	0.6	-0.8	0.4	0.8	1.0	صحت
4.7	5.6	3.2	6.9	7.9	12.6	کان کنی اور کوہ کنی
-7.7	-9.2	-7.5	-0.5	-15.2	-9.7	زراعت
-9.6	-20.7	-19.8	9.0	-29.4	-11.8	تعمیرات
-8.3	11.2	-37.1	44.3	-45.4	55.5	تھوک و خردہ تجارت

* مالی سال 19ء اور مالی سال 20ء کا شعبہ وار ڈیٹا مکمل طور پر تقابلی نہیں ہو سکتا، کیونکہ جولائی تا مارچ 19ء کا بہاؤ آئی ایس آئی سی 3.1 جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کا بہاؤ آئی ایس آئی سی 4.0 درجہ بندی پر مبنی ہے۔

** بشمول تجارتی مالکاری۔

ذیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان۔

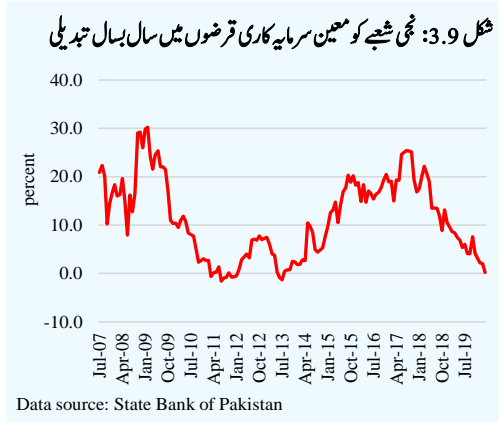
سینٹ کے شعبے میں تعمیراتی سرگرمیوں میں کچھ بحالی نظر آئی کیونکہ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) کے اخراجات گذشتہ برس کی نسبت زیادہ تھے۔⁷ تاہم سینٹ کی بیشتر فرموں کی مالی پوزیشن کمزور رہی (جو تیسری سہ ماہی کے بعد از ٹیکس نقصانات سے ظاہر ہے)، کیونکہ مجموعی معاشی سست رفتاری نے انہیں ٹیکسوں اور مال برداری کی لاگت کے اثرات صارفین کو منتقل کرنے کا موقع نہیں دیا۔ اس کے نتیجے میں شعبے نے سہ ماہی کے دوران 13.7 ارب روپے کا اضافی قرضہ لیا، جس سے جولائی تا مارچ کی مدت میں اس کی مجموعی قرض گیری 20.6 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ اسی طرح، کورونا وائرس کے باعث لاک ڈاؤن کے اثرات نے بظاہر پیٹرولیم ریفائننگ کے شعبے میں پہلے سے موجود دشوار ماحول کو مزید مشکل بنا دیا۔ چونکہ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں پیٹرولیم مصنوعات کی ملکی طلب میں کمی واقع ہوئی اور تیل کی بازار کاری کرنے والی کمپنیاں طلب کے فقدان اور ذخائر کے نقصانات کے پیش نظر مصنوعات خرید نہیں رہی تھیں، اس لیے ریفائنریوں نے اپنی نقد رقوم کے بحران کا انتظام کرنے کے لیے بینکوں کی قلیل مدتی قرض گیری سے رجوع کیا۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ان کاروباری اداروں نے مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں اپنی فنانسنگ لاگت کم کرنے کے لیے قرضے واپس کر دیے تھے۔ تاہم مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں طلب کی کمی میں شدت آنے کے نتیجے میں اس شعبے کو ایک بار پھر بینکوں سے رقوم حاصل کرنا پڑیں۔ اس شعبے نے مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں 5.1 ارب روپے کا قرضہ لیا جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 14.3 ارب روپے واپس کیے تھے۔

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران نان مینوفیکچرنگ فرموں میں بجلی کے شعبے کی قرض گیری 43.6 ارب روپے کی قابل ذکر سطح تک پہنچ گئی جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 1.4 ارب روپے تھی۔ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران قرض گیری میں تقریباً نصف اضافہ کونسلے سے چلنے والے پاور پلانٹس کے ساتھ ساتھ دیگر فرموں کی جاری سرمائے کی ضروریات کو ظاہر کرتا ہے۔ کونسلے پر چلنے والے بجلی گھروں کی قرض گیری جاری سرمائے کی ضروریات کو ظاہر کرتی ہے کیونکہ دستیاب اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں ان پلانٹس کی پیداوار میں سال بسال خاصا اضافہ ہوا۔ اس مدت میں کونسلے کی درآمدی مقدار بھی بلند سطح پر تھی جس سے فنانسنگ کی وسیع تر ضروریات کی عکاسی ہوتی ہے۔ بجلی کے دیگر پیدا کنندگان کے معاملے میں سیالیت کی مشکلات نے بظاہر قلیل مدتی قرض گیری میں اہم کردار ادا کیا کیونکہ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران قابل وصولی رقوم بڑھ گئی تھیں اور 200 ارب روپے مالیت کے توانائی سکوک دوم کے اجراء میں تاخیر ہو گئی تھی۔

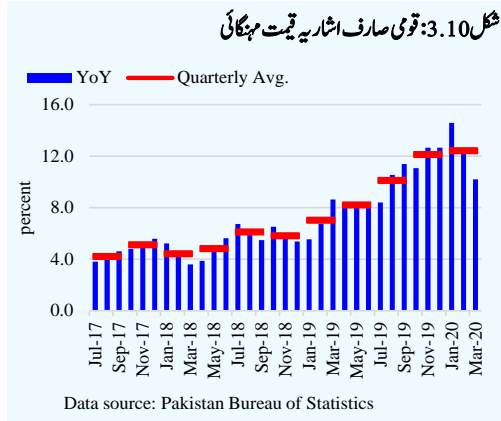
⁷ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام میں سال بسال بنیادوں پر 6.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 39.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔

معین سرمایہ کاری قرضوں میں مسلسل دوسری سہ ماہی کے دوران کمی ہوئی

معین سرمایہ کاری قرضوں میں مسلسل دوسرے برس کی دیکھنے میں آئی۔ دراصل مالی سال 07ء کے بعد جولائی تا مارچ کی مدت میں پہلی مرتبہ ان قرضوں کی خالص واپسی درج کی گئی۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کئی شعبوں میں کی گئی سرمایہ کاری کا حالیہ چکر مالی سال 18ء میں بلند ترین سطح تک پہنچ گیا تھا اور اب یہ کاروباری ادارے مقررہ نظام الاوقات کے مطابق اپنے طویل مدت قرضوں کو واپس کر رہے ہیں (شکل 3.9)۔



مذکورہ حرکیات کے باوجود مینوفیکچرنگ کاروباری اداروں کی جانب سے طویل مدتی قرضوں میں اضافہ امید کی کرن ثابت ہوا۔ ان قرضوں میں جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں 19.1 ارب روپے کا اضافہ ہوا کیونکہ ٹیکسٹائل اور بجلی جیسے شعبے اپنے طویل مدتی منصوبوں پر سرمایہ کاری کرتے رہے۔ یہ پیش رفت ٹیکسٹائل اور بجلی کی مشینری کی درآمد سے بھی آہنگ تھی جس میں جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں روپے کے لحاظ سے بالترتیب 8.7 فیصد اور 13.8 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔ اصل میں ٹیکسٹائل شعبے کی قرض گیری گذشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ تھی (جدول 3.3)۔

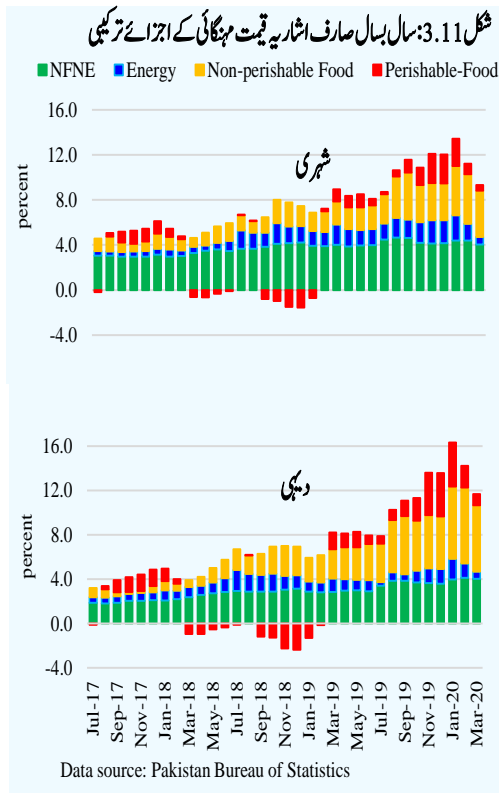


ٹیکسٹائل کے معاملے میں فرمیں مختلف قسم کے سرمایہ اخراجات کر رہی ہیں جن میں موجودہ کارخانوں اور آلات کی توازن کاری، جدت طرازی اور توسیع شامل ہیں۔ یہ شعبہ اسٹیٹ بینک کی ایل ٹی ایف ایف جیسی طویل مدتی فنانسنگ اسکیموں پر قرض گیری کے پرکشش نرخوں سے فائدہ اٹھاتا رہا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران اس شعبے کے معین سرمایہ کاری قرضوں کی مکمل مالکاری ایل ٹی ایف ایف سے کی گئی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جنوری 2020ء میں ایل

ٹی ایف ایف کی حد کو 100 ارب روپے تک بڑھانے کا پالیسی اقدام خاصا معاون ثابت ہوا۔

3.4 مہنگائی

مستحکم مسلسل چار سہ ماہیوں تک تیزی سے بڑھنے کے بعد مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی قدرے مستحکم رہی۔ دوسری سہ ماہی میں 12.1 فیصد اضافے کے بعد قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں معمولی اضافے کے بعد 12.4 پر آگئی (شکل 3.10)۔



مجموعی استحکام سے قطع نظر سہ ماہیوں کے دوران مہنگائی کی تغیر پذیری خاصی بڑھ گئی۔ جنوری 2020ء میں قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 14.6 فیصد تک پہنچ گئی تھی جو کہ جولائی 2017ء میں اشاریہ کی دستیابی کے بعد سے اس کی بلند ترین سطح ہے۔ یہ سطح گندم اور چینی جیسے بنیادی اجزاء کی قیمتوں کو قابو میں رکھنے کی انتظامی کمزوریوں کی صورت حال میں غذائی اشیاء کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کے ساتھ ساتھ خوردنی تیل کی عالمی قیمتوں کے بڑھنے کی عکاس ہے۔ مہینے کے دوران بجلی کے نرخوں میں ایندھن کی قیمت میں ردوبدل کے سبب توانائی کی مہنگائی بھی بلند رہی۔

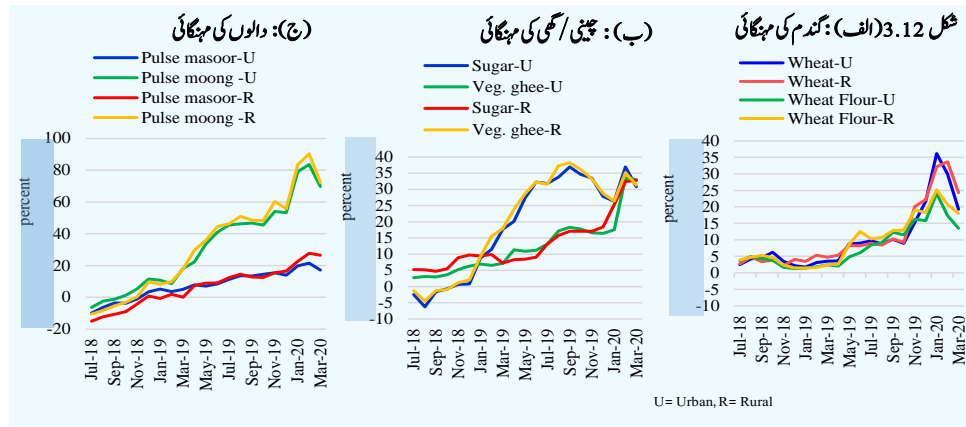
تاہم اگلے مہینوں میں مہنگائی میں کمی آگئی جس کی وجوہات یہ ہیں: (i) اجناس کے ذخیرہ اندوزوں کے خلاف مؤثر کریک ڈاؤن کے نتیجے میں رسد بہتر ہونے سے غیر تلف پذیر اشیاء کی قیمتوں پر دباؤ کم ہو گیا، (ii) اہم سبزیوں کی دستیابی میں

بہتری سے طلب و رسد کا فرق کم کرنے میں مدد ملی اور قیمتیں گھٹ گئیں اور، (iii) خام تیل کی عالمی منڈی میں کورونا وائرس کے باعث بحران اور اس کے بعد مارچ 2020ء میں ملکی ایندھن (پیٹرول اور ڈیزل) کے اشاریہ میں 6.2 فیصد کمی۔ فروری سے توانائی کی مہنگائی بھی کم ہو گئی جو حکومت کی جانب سے ایندھن کی قیمت میں ردوبدل میں تاخیر کا نتیجہ تھی۔ فروری اور مارچ 2020ء کے مہینوں میں ایندھن کی قیمت میں صفر ردوبدل کیا گیا، جس کی وجہ سے ملکی صارفین کے لیے بجلی کی ماہ بہ ماہ اوسط لاگت کم ہو گئی (شکل 3.11)۔

آخر میں غیر غذائی غیر توانائی اشاریے کی پیمائش کے مطابق مہنگائی کا مخفی دباؤ گذشتہ سہ ماہی کی طرح اس ماہی میں بھی بڑی حد تک مستحکم رہا۔ تاہم مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں چند اجزاء کے نرخوں میں اضافے (جنوری 2020ء میں) نے مجموعی شہری اور دیہی غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کو تھوڑا سا بڑھا دیا۔

جنوری میں غذائی گروپ کی مہنگائی کے دباؤ میں شدت آگئی

مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں غذائی مہنگائی کی شرح بلند کرنے میں تلف پذیر اشیا اور غیر تلف پذیر اشیا دونوں اجزاء نے اپنا کردار ادا کیا۔ دیہی علاقوں کی قیمتوں پر اثر زیادہ نمایاں تھا کیونکہ دیہی صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں ان کا وزن 46.0 فیصد جبکہ اس کے مقابلے میں شہری صارف اشاریہ قیمت باسکٹ کا وزن 36.8 فیصد رہا (شکل 3.11)۔ تاہم یہ تذکرہ کرنا ضروری ہے کہ جنوری 2020ء میں بلند سطح تک پہنچنے کے بعد غذائی مہنگائی میں قابل تعریف کمی آئی۔



غیر تلف پذیر غذائی اشیا نے غذائی مہنگائی کو تحریک دی

حصے کے لحاظ سے غیر تلف پذیر مہنگائی کو بڑا دھچکا گندم اور گندم کے آٹے سے لگا۔ اپریل 2019ء سے گندم کی مہنگائی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور متعلقہ اجزاء کی قیمتیں بھی اسی رجحان پر عمل پیرا ہیں (جدول 3.4)۔ تاہم جنوری 2020ء میں گندم کی ماہ بہ ماہ قیمتوں میں 12.6 فیصد کے غیر معمولی اضافے نے غذائی مہنگائی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا (شکل 3.12 الف)۔ دوسری سہ ماہی کے بعد سے قیمتوں میں ہنگامی اضافہ درج ذیل عوامل کے سبب ہوا:

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 20ء

گذشتہ برس کے مقابلے میں ملک میں گندم کی کم پیداوار اور خریداری کرنے والے سرکاری اداروں کے پاس کم اسٹاک بچنے کے باوجود مالی سال 19ء میں ان سرکاری اداروں میں سے کسی نے بھی اپنی خریداری کا ہدف حاصل نہیں کیا۔

جدول 3.4: اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی اور اس میں حصہ														
دہلی						شہری						اڑا		
تیسری سہ ماہی			جولائی تا مارچ			وزن*	تیسری سہ ماہی			جولائی تا مارچ			وزن*	
م 19	م 20	حصہ*	م 19	م 20	حصہ*		م 19	م 20	حصہ*	م 19	م 20			حصہ*
14.0	14.0	6.3	12.2	5.7	100.0	11.3	11.3	7.4	11.1	6.7	100.0	صارف اشاریہ قیمت مہنگائی		
8.1	20.5	5.0	17.2	2.7	40.9	5.0	17.3	5.7	15.7	2.9	30.4	غذائی و نان الکحل مشروبات		
0.9	30.1	4.5	19.0	3.8	3.5	0.2	28.4	2.8	17.9	3.5	0.6	گندم		
0.6	21.3	1.8	16.5	3.1	3.4	0.5	18.3	1.9	14.3	2.8	3.0	گندم کا آٹا		
0.6	113.1	-23.2	56.4	-26.3	0.7	0.3	92.4	-19.4	53.8	-21.6	0.4	آلو		
0.6	109.3	-31.5	111.7	-42.1	0.9	0.4	104.9	-27.3	108.1	-38.8	0.6	پیاز		
-0.2	-19.1	135.9	27.5	8.5	0.5	-0.2	-30.9	159.4	20.7	6.3	0.3	ٹماٹر		
1.1	60.1	-0.1	39.4	-3.7	2.1	0.7	52.8	3.9	35.6	-2.5	1.5	تازہ سبزیاں		
0.5	31.0	14.2	33.1	4.0	2.0	0.3	31.3	12.6	32.5	2.9	1.1	چینی		
0.7	30.2	8.9	21.1	7.3	2.4	0.3	28.0	6.9	20.5	5.0	1.0	نباتی گھی		
0.1	81.7	12.0	62.4	1.8	0.3	0.1	77.3	12.4	58.7	4.9	0.2	دال مونگ		
1.1	11.1	7.0	9.8	7.7	9.5	0.8	9.5	6.2	9.1	5.4	8.0	کپڑے اور جوتے		
0.5	14.7	10.3	12.4	10.5	2.8	0.3	12.7	6.4	12.9	5.5	2.2	سونے کی کڑا		
1.3	6.8	7.3	5.3	8.1	18.5	2.0	7.2	9.2	8.2	8.3	27.0	مکانات، بجلی و گیس		
-0.1	-1.9	16.9	3.3	12.1	3.4	-0.1	-1.9	16.9	3.3	12.1	4.6	بجلی کے چارجز		
.	0.7	54.8	38.6	70.7	25.8	1.1	گیس چارجز		
0.5	12.4	6.9	12.2	6.5	3.5	0.3	11.8	5.9	11.4	6.1	2.3	صحت		
0.9	15.1	9.7	15.0	14.8	5.6	1.1	17.1	11.5	17.2	16.6	6.1	ٹرانسپورٹ		
0.6	23.1	8.6	20.8	20.7	2.5	0.7	22.9	9.4	20.8	21.1	2.9	موٹرا بنڈھن		
0.0	1.6	1.3	1.8	1.9	2.0	0.1	5.2	2.4	5.3	2.2	2.4	موصلات		
0.6	10.0	4.6	8.6	5.3	6.2	0.4	7.3	5.2	5.8	5.7	7.4	ریستوران اور ہوٹل		

*وزن = وزن اور حصہ = تیسری سہ ماہی میں حصہ

ڈیٹا کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

سرکاری سطح پر گندم اور گندم کی مصنوعات (میدہ، سوچی وغیرہ) کی برآمدات پر بالترتیب 11 ستمبر 2019ء اور 29 نومبر 2019ء تک پابندی عائد نہیں کی گئی تھی۔⁸ اگرچہ سرکاری برآمدات کی سطح اتنی بلند نہیں تھی کہ اثر انداز ہو سکے تاہم مذکورہ بالا عوامل نے مارکیٹ میں سٹے بازی کا دباؤ پیدا کر دیا۔

خریداری کرنے والے سرکاری اداروں کے پاس کم ذخائر جیسی صورت حال میں پولٹری فیڈ ملز کو نجی شعبے سے گندم کے بھاری ذخائر خریدنے کی اجازت دینے سے مارکیٹ میں طلب و رسد کا عدم توازن مزید بڑھ گیا۔

جنوری 2020ء میں ہائی ویز اور موٹرویز میں ٹریفک قوانین کی خلاف ورزیوں پر جرمانوں میں بھاری اضافے کے خلاف گڈز ٹرانسپورٹرز کی جانب سے 15 روزہ ہڑتال نے صورت حال کو مزید خراب کر دیا۔ مزید برآں، ان مشکلات کی عکاسی تھوک اور خردہ منڈیوں میں قیمت بڑھنے کے امکانات سے بھی ہوتی ہے، جس سے گندم ذخیرہ اندوزی کرنے کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ لہذا، تعطل ختم ہوتے ہی مارکیٹ میں گندم کی قیمت میں کمی آنا شروع ہو گئی۔⁹ حکومت کی جانب سے فروری سے گندم کی درآمدات کی اجازت دینے کا فیصلہ بھی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں گندم کی قیمت میں خاصی کمی آگئی تھی۔ فروری اور مارچ 2020ء میں گندم کی قیمتوں میں ماہ بہ ماہ بنیادوں پر بالترتیب 3.5 فیصد اور 8.4 فیصد کمی ہوئی۔

چینی کے شعبے کی کہانی بھی اس سے مختلف نہیں۔ سال کے ابتدائی مہینوں میں چینی کی قیمتوں میں اضافے کا سبب اس پر عائد رجسٹریٹڈ ایکسٹریکشن نظام کا خاتمہ تھا جبکہ جنوری 2020ء میں گڈز ٹرانسپورٹرز کی ہڑتال کے دوران اس میں تیزی سے اضافہ (5.1 فیصد ماہ بہ ماہ) دیکھا گیا۔ تاہم گندم کے برعکس ہڑتال ختم ہونے کے بعد چینی کی قیمت بڑھتی رہی۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر چینی کی متوقع کم پیداوار اور ذخائر کی قابل بھروسہ پوزیشن کی عدم موجودگی کی عکاسی کرتا ہے، جس نے چینی کی مارکیٹ میں سٹے بازی کے عناصر کو فعال کر دیا تھا۔ فروری کے مہینے میں قیمتیں مزید بڑھنے (8.4 فیصد ماہ بہ ماہ اور 36.9 فیصد سال بسال) سے حکومت برآمدات پر پابندی کا اعلان کرنے اور چینی کی درآمد کی اجازت دینے پر مجبور ہو گئی۔ مارچ 2020ء میں چینی کی قیمتیں مستحکم رہیں اور ان میں ماہ بہ ماہ بنیادوں پر 0.5 فیصد اضافہ ہوا۔

مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران خوردنی تیل میں مہنگائی دوہندسی رہی۔ اس اضافے کو خوردنی تیل کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ خصوصاً، جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں پام آئل کی قیمتوں میں 15.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال

⁸ ایس آر او 1044/1 / (I) 2019ء اور ایس آر او 1481/1 / (I) 2019ء، وزارت کامرس اور ٹیکسٹائل، کامرس ڈویژن۔

⁹ جنوری 2020ء کے تیسرے اور چوتھے مہینے میں گندم کے آٹے کی قیمتوں میں ہفتہ وار بنیادوں پر بالترتیب 1.3 فیصد اور 1.8 فیصد کمی آئی۔

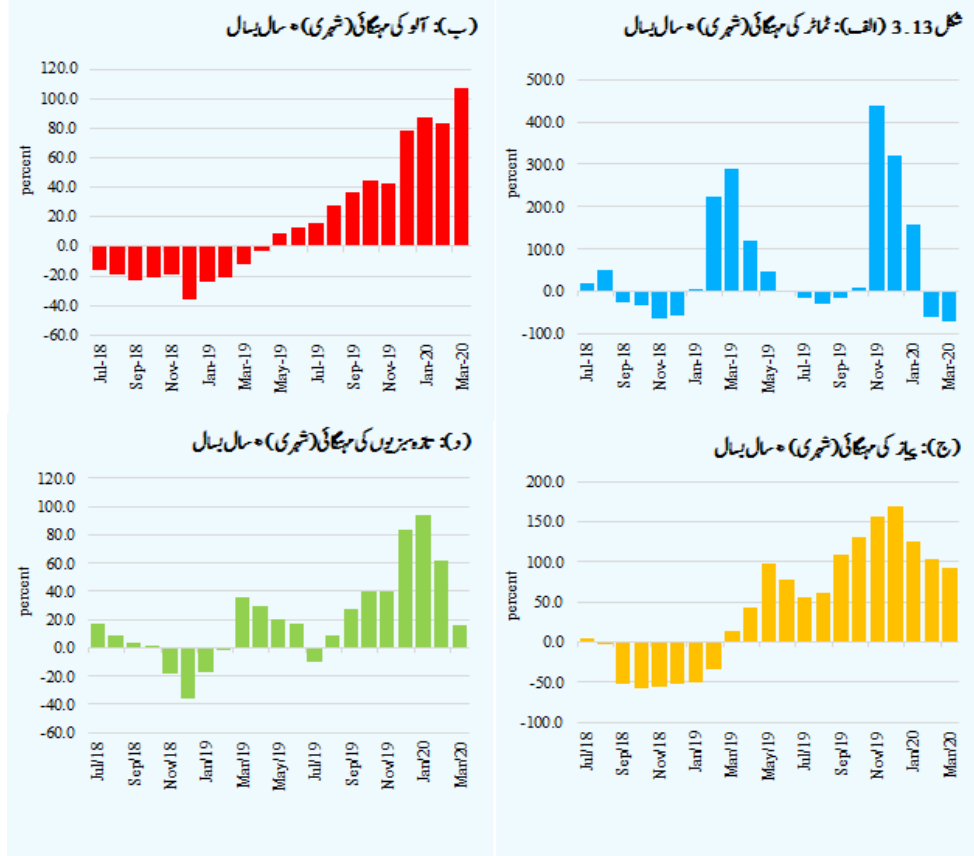
20ء کی تیسری سہ ماہی میں یہ 25.6 فیصد تک بڑھی تھیں، جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں سویا بین کے تیل کی قیمت میں 4.6 فیصد اضافہ ہوا اور مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں یہ 2.0 فیصد بڑھی تھیں۔ فیڈرل ایکسائز ڈپوٹی کا نفاذ بھی سال کے دوران خوردنی تیل اور گھی کی قیمتوں کو بڑھانے کا سبب بنا۔

مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں دالوں کی قیمتوں کے اشاریے میں 33.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس یہ 5.3 فیصد بڑھا تھا۔ چونکہ ملکی پیداوار کا ڈیٹا دستیاب نہیں ہے، اس لیے دالوں کی طلب و رسد کے فرق کا تجزیہ کرنا مشکل ہے، صرف اہم ڈیٹا دستیاب ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سہ ماہی کے دوران درآمدی مقدار میں تقریباً 68 فیصد سال بسال اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی درآمدات کی اکائی قیمتیں تقریباً 15.7 فیصد بڑھی ہیں۔¹⁰ آسٹریلیا (تین سرفہرست برآمد کنندگان میں شامل) کے جنگلات میں آگ لگنے کے نتیجے میں سرخ مسور کی دال کی فصلوں کو شدید نقصان پہنچنے، نیز تھائی لینڈ اور برما میں قحط جیسی صورت حال کے نتیجے میں مالی سال 20ء کی پوری تیسری سہ ماہی کے دوران دالوں کی بین الاقوامی منڈی دباؤ میں رہی تھی۔ دالوں کے عالمی نرخوں میں اس وقت مزید شدت آگئی جب بھارت - جو دنیا بھر میں دالوں کے سب سے بڑے صارفین کے ساتھ اس کے پیدا کنندگان میں شامل ہے - کی طلب بڑھنے سے آسٹریلیا میں اس کی قیمتیں بڑھ گئی تھیں کیونکہ بھارت نے کورونا وائرس کے باعث پھیلی بے یقینی کے نتیجے میں اپنی غذائی سلامتی مستحکم کرنے کے لیے اس کی خریداری بڑھادی تھی۔

تلف پذیر اجزاء کی مہنگائی میں کمی

اگرچہ تلف پذیر ایشیا کی مہنگائی گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بلند تھی لیکن مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے مقابلے میں تیسری سہ ماہی کے دوران اس میں کمی آگئی۔ ایران سے درآمدات کے ساتھ مارکیٹ میں ملکی فصل کی آمد کے باعث ٹماٹر کی قیمت میں کمی نے اس گروپ پر مہنگائی کا مجموعی دباؤ کم کر دیا (شکل 3.13)۔

¹⁰ پاکستان (جس کا شمار دنیا میں دالوں کے دس سرفہرست درآمد کنندگان میں ہوتا ہے) نے مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں تقریباً 356,400 میٹرک ٹن دالیں درآمد کیں جبکہ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں 212,000 میٹرک ٹن دالیں درآمد کی گئی تھیں۔



تاہم تیسری سہ ماہی میں آلو کی قیمتوں کی مہنگائی نہ صرف گذشتہ برس کی اسی مدت بلکہ رواں مالی سال کی پچھلی سہ ماہی کے مقابلے میں بھی زیادہ رہی۔ اسی طرح مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں پیاز کی قیمتوں میں بھی 104.9 فیصد مہنگائی درج کی گئی جبکہ گذشتہ برس اس کی قیمت میں 27.3 فیصد ارزانی ہوئی تھی۔ رواں برس مقامی کاشت کاروں کو بین الاقوامی خریداروں سے قدرے اچھی قیمتیں مل رہی تھیں کیونکہ علاقائی ممالک (بھارت اور بنگلہ دیش) میں چند بنیادی تلف پذیر اشیا (پیاز اور آلو) کی رسد میں تعطل رہا؛ اس لیے پاکستان نے معمول سے زیادہ برآمد کیا، جس سے اچھی پیداوار کے باوجود مقامی منڈی میں ان اشیا کی قلت پیدا ہو گئی۔¹¹

¹¹ تفصیلی تجزیے کے لیے دیکھیے ایس بی پی اسٹاف نوٹ نمبر 02 / 2020ء ”پاکستان کی غذائی منڈی میں قیمتوں کے استحکام کا طریقہ کار: مسائل اور ممکنہ چیلنجز کا تجزیہ“۔

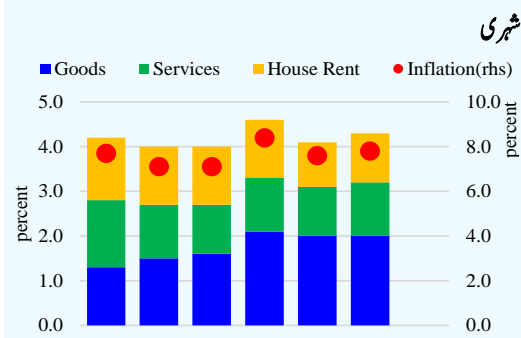
جہاں تک بیاز کا تعلق ہے، بھارت (نخلے کا ایک اہم برآمد کنندہ) کی جانب سے اس کی برآمد پر پابندی مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کی اہم پیش رفت تھی۔ اس طرح پاکستانی تاجروں کو بین الاقوامی مارکیٹ میں بیاز کی رسد بڑھانے کا موقع مل سکا۔ اس کے ساتھ بلوچستان سے فصل کی آمد میں تاخیر اور بھارت سے محدود تجارت کے باعث بیاز کی ملکی قیمتیں بڑھ گئیں۔ اقتصادی رابطہ کمیٹی نے وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق کی سفارش پر مارچ 2020ء میں بیاز کی برآمدات پر 31 مئی تک پابندی عائد کر دی تاکہ ملکی قیمتوں پر دباؤ کو مزید کم کیا جاسکے۔

توزی مہنگائی میں معمولی اضافہ ہوا

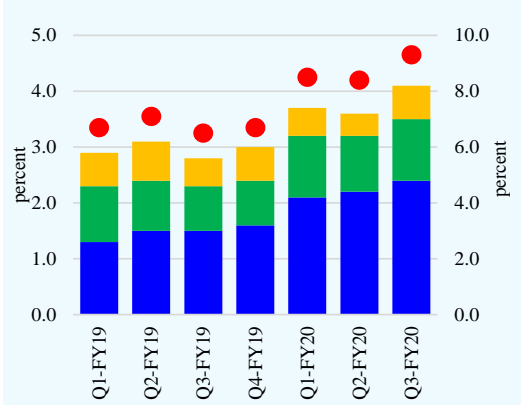
غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں مستحکم رہی تھی لیکن مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں اس میں اضافے کا رجحان جاری رہا (شکل 3.14)۔ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران مکان کے کرائے (19.26 فیصد وزن کے ساتھ) اور شادی ہالوں کے چارجز (1.75 فیصد وزن کے ساتھ) نے غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں اضافہ کر دیا، جبکہ دیہی علاقوں میں اس کے اجزا میں شامل مکان کے کرائے، ملبوسات اور متفرق اشیاء و خدمات اس کی دیہی مہنگائی کو بڑھانے کا سبب بن گئیں۔

ان اجزا کے علاوہ، مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں مجموعی غیر غذائی غیر توانائی اشاریے میں کم و بیش کوئی تبدیلی نہیں ہوئی لیکن اس میں سال بسال بنیادوں پر معتدل اضافہ درج کیا گیا۔ جیسا کہ مالی سال 20ء کی پہلی اور دوسری سہ ماہی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس اضافے کو ٹرانسپورٹ لاگت بڑھنے (موٹر ایندھن کی قیمتوں میں

شکل 3.14 (الف): غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کے اجزائے ترکیبی:



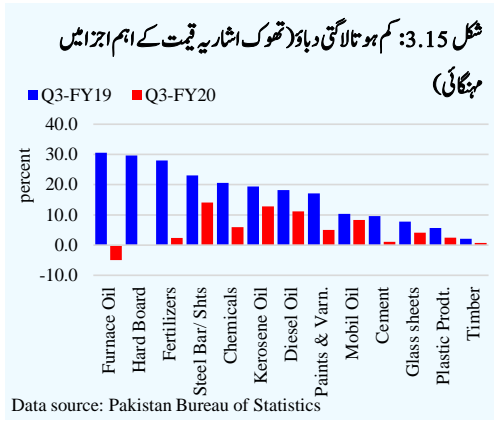
شکل 3.14 (ب): غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کے اجزائے ترکیبی: دیہی



Data source: Pakistan Bureau of Statistics

اضافے اور ایکسل لوڈ منیجمنٹ کی وجہ سے) اور 2019-20 کے بجٹ میں ٹیکسٹائل اور برآمدی نوعیت کی دیگر صنعتوں کی صفر حیثیت کے خاتمے، سیمنٹ پر ایف ای ڈی میں اضافے، اور فولاد کے شعبے کی ڈیوٹی کی ساخت میں تبدیلی سمیت حاصل بڑھانے کے اقدامات سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

بیشتر اجزاء کی قیمتوں میں مجموعی اعتدال سے نہ صرف کلی معاشی استحکام کی کوششوں کے اثرات بلکہ معیشت پر لاگتی دباؤ میں خاصی کمی کی عکاسی بھی ہوتی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایندھن کی عالمی قیمتوں میں استحکام کے ساتھ امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے سے حالیہ مہینوں میں اہم خام مال کی ملکی قیمتوں میں استحکام آیا ہے۔ اکتوبر 2018ء میں مستحکم ہونے کے بعد تھوک اشاریہ قیمت میں مارچ 2020ء میں 22 مہینوں کی کم ترین مہنگائی درج کی گئی۔ غیر تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ غیر غذائی غیر توانائی کے کئی اجزاء میں بھی خام مال کی قیمتوں میں کمی کا اثر نمایاں تھا۔ سب سے زیادہ نمایاں اثر کاروباری اداروں کے ایندھن کی لاگتوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ اہم معیشتوں کی نمو میں سست رفتاری کے باعث اجناس کی عالمی قیمتوں خصوصاً ایندھن کی قیمتوں میں کمی اور حکومت کی جانب سے تیل کی گرتی ہوئی قیمتوں کی ملکی صارفین کو منتقلی کے فیصلے کا نتیجہ تھا۔ تاہم گاڑیوں، تعمیرات اور برقی آلات سمیت متعدد صنعتوں کو فولادی سلاخوں اور چادروں، سیمنٹ اور دیگر اہم خام مال کی ملکی قیمتوں میں معمولی اضافے کا تجربہ ہوا (شکل 3.15)۔



توانائی کی مہنگائی میں اعتدال رہا

مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں توانائی گروپ پر مہنگائی کا دباؤ کم کرنے میں موثر ایندھن، قدرتی گیس، بجلی اور سی این جی (علامتی) کی سرکاری قیمتوں میں استحکام نے کلیدی کردار ادا کیا۔ تاہم بجلی کی مہنگائی میں کمی کے سبب توانائی کی مجموعی مہنگائی میں خاصی کمی دیکھی گئی۔

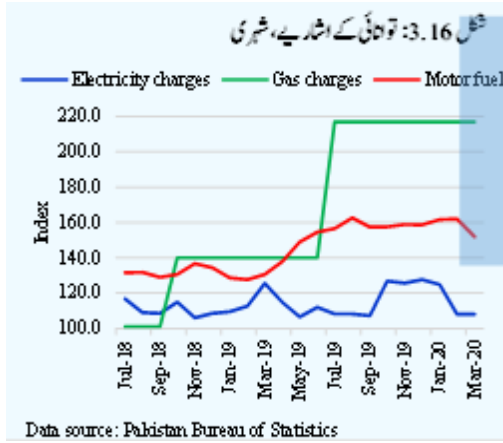
یہ کمی نومبر 2019ء (اور اس کے بعد) میں ایندھن کی قیمت میں ردوبدل (ایف پی اے) ملتوی کرنے کی وجہ سے ہوئی،

جس پر فروری 2020ء میں عملدرآمد متوقع تھا۔ تاہم نیپرا نے حکومت کی جانب سے بجلی کے ٹیرف میں اضافے کو آئندہ چھ ماہ تک منجمد کرنے کے منصوبے کے بعد اس فیصلے کو موخر کر دیا۔ اس فیصلے میں سینٹرل پاور پراجیکٹنگ اتھارٹی (سی پی پی اے) کی ایف پی اے کے

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 20ء

طریقہ کار میں تبدیلیاں متعارف کرانے کی درخواست کو بھی مد نظر رکھا گیا۔ لہذا، فروری 2020ء (اور مارچ میں بھی) میں ایندھن کی قیمت میں ردوبدل کے جز کی عدم موجودگی میں بجلی کی اوسط لاگت میں ماہ بہ ماہ کمی دیکھی گئی۔

یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ بڑھتے ہوئے گردش قرضے کو قابو میں رکھنے کے لیے ذرا عانت یافتہ بجلی کی فراہمی ختم کرنے اور کیپسٹی ادا نیگیوں میں اضافے، ترسیل اور تقسیم کے نقصانات، رقوم کی بازیابی کی پست سطح اور صارفین کو خالص ہائیڈل منافع جات کا اثر منتقل کرنے کی وجہ سے بجلی کی قیمتوں میں مالی سال 19ء کے بعد سے مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ قدرتی گیس کے شعبے میں بھی ایسے ہی ردوبدل کی ضرورت ہے لیکن حکومت نے معیشت میں لاگتی مہنگائی کا انتظام کرنے کے لیے اس فیصلے میں تاخیر کر دی ہے۔



مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران موٹر ایندھن اور گیس چارجز کے معاملے میں بلند مہنگائی جنوری 2020ء میں موٹر ایندھن کی قیمتوں میں 1.9 فیصد کے ماہ بہ ماہ اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔ علاوہ ازیں، سال بسال اضافے سے بھی سال کے دوران پیٹرولیم کی قیمت میں اضافے (جولائی، ستمبر اور نومبر 2019ء میں) کی عکاسی ہوتی ہے۔ تاہم، جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ مارچ 2020ء میں خام تیل کی عالمی قیمتوں کے گرنے کے بعد موٹر ایندھن اشاریے میں ماہ بہ ماہ بنیادوں پر 6.2 فیصد کمی ہوئی (شکل 3.16)۔